Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۵/۴۰ | اتوار ۲۳ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ، ۲۱ صلح ۱۳۶۹ ہش، ۲۱ جنوری ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۸

وقف جدید میں افراد کی تعداد میں اضافہ کی اہمیت

"وقف جدید میں جب ہم افراد کی تعداد میں اضافہ پر زور دیتے ہیں تو میری نیت اس میں ہمیشہ یہی ہوتی ہے تاکہ وہ احمدی بھی جو اب تک مالی قربانی کی لذت سے محروم ہیں اور اس کی برکتوں سے محروم ہیں ان کو اس بہانے ایک موقعہ میسر آجائے اور پھر خدا کے فضل کے ساتھ وہ ہر دوسری تحریک میں بھی خود بخود آگے بڑھنے لگیں گے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء ص ۳)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہمارا تو سارا دار و مدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے (ایمان لانے والا) ہر کام میں فتح پا سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے (ایمان لانے والے) کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔ دعا سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے۔ ہم نے ایک دفعہ اخبار پڑھا تھا کہ ایک تھانیدار کے ناخن میں پنسل کا ایک ٹکڑا کسی طرح سے چبھ گیا۔ پنسل میں کچھ زہر بھی ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر میں اسکے ہاتھ میں ورم ہونا شروع ہو گیا۔ بڑھتے بڑھتے ورم اس قدر بڑھ گیا کہ کہنی تک جا پہنچا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سہ چند بوجھ ہو گیا ہے فوراً ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ اس بازو میں زہر اثر کر گیا ہے۔ تم اگر اس کو کٹانے پر راضی ہو تو جان بچ جائے گی ورنہ نہیں۔ وہ تھانے دار کٹانے پر راضی نہ ہوا۔ اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مر گیا۔ ہمارے بھی ایک دفعہ اسی طرح ناخن میں پنسل لگ گئی۔ ہم سیر کرنے گئے تو دیکھا کہ ہمارے ہاتھ میں ورم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ تو ہمیں وہ قصہ یاد آگیا۔ میں نے اسی جگہ سے دعا شروع کر دی گھر پہنچنے تک برابر دعا ہی کرتا رہا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ جب میں گھر پہنچا تو ورم کا نام و نشان تک بھی نہ تھا۔ پھر میں نے لوگوں کو دکھایا اور سارا قصہ بیان کیا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۱۵)

○ نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم چوہدری عبداللطیف خان صاحب (کاٹھگڑھی) آڈیٹر تحریک جدید کے داماد مکرم رفیع اللہ خان صاحب ابن مکرم کرنل ظفر اللہ خان صاحب (لاہور) ۱۸ جنوری ۹۰ء کو ہوسٹن امریکہ میں ایک دہشت پسند کی گولی کا نشانہ بن کر وفات پا گئے۔ ان کی عمر تقریباً ۳۰ سال تھی۔ جنازہ ۲۲ جنوری کو ربوہ پہنچ رہا ہے۔

○ مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب بھٹی آف سانگلہ ہل مورخہ ۲۲ دسمبر ۸۹ء کو اوسلو (ناروے) میں وفات پا گئے۔ آپ ایک عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار تھے۔ ۲۹ دسمبر کو بیت النور اوسلو میں مکرم اظہر احمد صاحب شاہد مربی انچارج نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز اوسلو میں ہی تدفین عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر کثیر تعداد میں احمدی اور غیر از جماعت احباب نے شرکت فرمائی۔ وفات کے وقت عمر چھیالیس سال تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بچیاں اور ایک بچہ شامل ہے۔

○ مکرم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی کے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب ۲۲ دسمبر ۱۹۸۹ء کو بعمر ۸۷ سال راولپنڈی میں وفات پا گئے تدفین راولپنڈی میں ہی عمل میں آئی۔ موصوف کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ سات لڑکے اور دو لڑکیاں شامل ہیں۔ ان کے ایک صاحبزادے مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب احمدیہ ہسپتال گیمبیا میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی پر قادر ہے جب وہ چاہے گا حیرت انگیز قدرت کے کرشمے دکھائے گا

والدین ذمہ داری کے ساتھ بچوں کو قرآن کریم پڑھائیں

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"اصل ذمہ داری اور فرض والدین کا ہے اگر ماں پڑھی ہوئی ہے یا باپ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہے تو ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھائیں، اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم انہیں اس طرف توجہ دلائیں، ان پر اخلاقی دباؤ ڈالیں، انہیں غیرت دلائیں اور انہیں سمجھائیں کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں قرآن کریم جیسی نعمت عطا کی ہے۔ تم اپنے چند کھوٹے پیسوں کو تو بطور ورثہ اپنی اولاد میں چلانا چاہتے ہو لیکن قرآن کریم ایسی بڑی نعمت کو اپنے پاس مہیا رکھتے ہوئے یہ کیسے برداشت کر سکتے ہو کہ وہ تمہاری اولاد تک نہ پہنچے، غرض افراد کو ہر طرح سمجھانا، انہیں تلقین کرنا اور یاد دلانا ہمارا کام ہے، اور اگر کوئی شخص مجبور ہے معذور ہے تو اس کی ہر ممکن مدد کرنا بھی ہمارا کام ہے، لیکن اگر جماعت میں کوئی ایسا آدمی موجود ہے کہ وہ خود اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھا سکتا ہے اور وہ باوجود سمجھانے کے اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی طرف متوجہ نہیں ہوتا یا وہ مالدار ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس قدر توفیق دے رکھی ہے کہ وہ استاد رکھ کر اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھا سکتا ہے لیکن وہ اس طرف توجہ نہیں کرتا تو ایسا شخص ہمارے لئے انتہائی بے عزتی کا باعث ہے۔ ایسے شخص کو سمجھ لینا چاہیئے کہ جماعت اس کی اس حرکت کو کبھی برداشت نہیں کرے گی جماعت کا یہ فرض ہے کہ جب تک ایسا شخص جماعت کے ساتھ منسلک ہے اسے اپنے بچوں کو وقت دے کر یا رقم خرچ کر کے قرآن کریم پڑھوانے کے لئے مجبور کرے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ فروری ۱۹۶۶ء)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے صدر کے عہدے کی میعاد دو سال ہے۔

احباب کرام نوٹ فرمالیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: ـــــ آغا سیف اللہ ، پرنٹر: ـــــ قاضی منیر احمد
مطبع: ـــــ ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقامِ اشاعت: ـــــ دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت: ـــــ ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱ ، صلح ۱۳۶۹ ہش — ۲۱ ، جنوری ۱۹۹۰ء

خود دُعاگو بنیں

بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے تقوٰی کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں ، اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ان کے دِل میں کتنی خدا خوفی ہے . اور کہ وہ خدا سے کتنی محبت کرتے ہیں . اور یہی بات بعض لوگوں کو ان کی طرف اس طرح مائل کرتی ہے کہ وہ انہیں دعاگو سمجھ کر ان سے دعائیں کروانے لگتے ہیں . اور آہستہ آہستہ یہ کام تجارت کا رُوپ بھی دھار لیتا ہے . دعا کروانی ہے تو اتنی رقم پیش کرو ، چاہے وہ خود کہیں یا دوسروں سے کسی نہ کسی طرح کہلوائیں . قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے جماعت کو بار بار تلقین فرمائی تھی کہ کسی دعاگو سے دعا نہ کروائیں . خود دعائیں کریں .

کسی شخص کا اپنے آپ کو اس صورت میں پیش کرنا کہ لوگ اس سے دعائیں کروائیں اور کہ خدا تعالیٰ حتمی طور پر اس کی دعائیں قبول کرتا ہے ، خدا تعالیٰ کی صفات کی نفی کے مترادف ہے . اور خدا اور انسان کے رشتے کو بھی غلط مفہوم دے دیتا ہے . اور یوں بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے فرمایا تھا کہ پیر بنو پیر پرست نہ ہو . جس خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے اور جو ہماری ضروریات اور حاجات ہم سے بڑھ کر جانتا ہے وہ ہماری نہیں سنے گا تو ہمارے متعلق کسی اور کی کیوں سنے گا . امام جماعت (الرابع) حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے کئی دفعہ فرمایا ہے کہ اگر آپ اپنے آپ کو دعا کی قبولیت میں نہیں ڈھالیں گے تو میری دعا آپ کے لئے کیسے قبول ہو سکتی ہے . یعنی میری دعا آپ کے لئے کس طرح مفید ثابت ہو سکتی ہے .

اور اگر دوسری طرف دیکھا جائے تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں "جن لوگوں کو محبت الٰہی ہوتی ہے وہ اس محبت کو چھپاتے ہیں جس سے ان کے دل لبریز ہوتے ہیں . بلکہ اس کے افشا پر وہ شرمندہ ہوتے ہیں کیونکہ محبت اور عشق ایک راز ہے جو خدا اور اس کے بندے کے درمیان ہوتا ہے اور ہمیشہ راز کا افشا ہونا شرمندگی کا موجب ہوتا ہے".

جو شخص اپنے تقوٰی کا ڈھنڈورہ پیٹتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہونے کے ذِکر سے تھکتا نہیں . اس کی محبت الٰہی کس زمرے میں آئے گی . ایسی باتوں سے تو جس قدر اجتناب کیا جائے بہتر ہے .

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا سے اپنی محبت کو چھپائیں . کام ضرور ایسے کریں کہ ان سے یہ ظاہر ہو کہ خدا اور اس کی مخلوق سے محبت ہے لیکن اس کا ذکر نہ کریں . اس طرح ذکر نہ کرنا بھی دل میں ایک رُوحانی قوّت پیدا کرتا ہے اور اس محبت کو بڑھاتا ہے .

ایک اور بات بھی قابل غور ہے . دیکھنے والی یہ بات نہیں کہ ہم خدا سے کتنی محبّت کرتے ہیں . دیکھنے والی یہ بات ہے کہ خدا ہم سے کتنی محبّت کرتا ہے . ہماری حقیقی محبت کا معیار بھی دراصل خدا تعالیٰ کی ہم سے محبّت ہے . اور یہی ہمارے تقوٰی کی قبولیّت کا راز ہے .

۱۸ ، جنوری کے اداریہ کا آخری فقرہ یوں پڑھیئے : حضور امام جماعت سے زندگی کا بہترین سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا .

ہر قدم پھونک پھونک کر رکھئے
لمحہ لمحہ خُدا کی یاد رہے
یُوں تو کرنے کے کام ہیں لاکھوں
کیجے وہ جو خُدا کی ذات کہے

ابوالاقبال

نہ راہ ہے مجھے مطلوب اپنے فن کے لئے
نہ کوئی دادِ سخن ، کاوشِ سخن کے لئے

لہُو میں اپنے سمو کر جگر کے داغ تمام
سجا رہا ہوں نئے پھُول میں چمن کے لئے

جو نَم ہے آنکھ تری تو مرا مخاطب ہے
مرا کلام نہیں شیخ و برہمن کے لئے

یہ کہہ کے اُڑ گیا شاہیں بلندیوں کی طرف
کہ آشیانہ ضروری نہیں چمن کے لئے

دیارِ غرب کے سُورج کے پوجنے والو
یہ آفتاب ہے بے تاب خود گہن کے لئے

اگرچہ قُربِ مجالس سے سرفراز ہوں مَیں
ترس گئی ہے مری رُوح ہم سخن کیلئے

گو آج اہلِ وطن بارِ زیست ہیں اخترؔ
وطن ہے میرے لئے اور مَیں وطن کیلئے

عبدالسّلام اختر

ترقّی کے ذرائع استعمال کریں تا ملک ترقّی کرے

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ آپ پر راضی ہو)

"پس سمجھدار نوجوانوں کا کام ہے کہ وہ اپنے ملک کے حالات اور ماحول پر غور کریں اور دیکھیں کہ ملک اور قوم کی ترقی کے کون سے ذرائع ہیں ان ذرائع کو استعمال کریں تا ملک ترقی کرے . یہ خیال کر لینا کہ روٹی تو ہر حالت میں ملتی ہے زیادہ کوشش کی کیا ضرورت ہے ہماری غلامی کو لمبا کرتا ہے . لیکن اگر ہم . . . . تجارتوں . ایجادوں . زراعتوں اور صنعتوں میں لگ جائیں تو شائد کچھ عرصہ تک تکلیف اٹھائیں لیکن ایک وقت ایسا آئے گا جب ہم اپنے خاندان اور ملک کے لئے مفید وجود بن سکیں گے "

(شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام کی باتیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

دلائل بوجودِ باری عزّ اسمہٗ اور اسکی توحید و خالقیت وغیرہ صفاتِ کمالیہ کے اثبات میں بیان قرآن شریف کا ایسا محیط و حاوی ہے جس سے بڑھ کر ممکن ہی نہیں کہ کوئی انسان کوئی جدید برہان پیش کر سکے۔ اگر کسی کو شک ہو تو وہ چند دلائل عقلی متعلق اثبات ہستی باری عزّ اسمہٗ یا اسکی توحید یا اسکی خالقیت یا کسی دوسری الٰہی صفت کے متعلق بطورِ امتحان پیش کرے۔ تا بالمقابل قرآن شریف میں سے وہی دلائل یا ان سے بڑھکر اسکو دکھلائے جائیں جنکے دکھلانے کے ہم آپ ہی ذمہ دار ہیں۔ غرض یہ دعوٰی اور یہ تعریفِ قرآنی ' لاف و گزاف نہیں بلکہ حقیقت میں حق ہے اور کوئی شخص عقائدِ حقہ کے اثبات میں کوئی ایسی دلیل پیش نہیں کر سکتا جسکے پیش کرنے سے قرآن شریف غافل رہا ہو۔ قرآن شریف بآوازِ بلند بیسیوں جگہ اپنے احاطہ تامہ کا دعوٰی پیش کرتا ہے چنانچہ بعض آیات ان میں سے ہم اس حاشیے میں درج بھی کر چکے ہیں۔ سو اگر کوئی طالبِ حق آزمائش کا شائق ہو تو ہم اسکی تسلی کامل کرنیکے لئے مستعد اور تیار اور ذمہ دار ہیں مگر افسوس تو یہ ہے کہ اس پُر غفلت اور لاپرواہی اور بے قدری کے زمانہ میں ایسے لوگ بہت ہی تھوڑے ہیں جو صدقِ دل سے طالبِ حق ہو کر اس خاصیتِ عظمیٰ و معجزۂ کبریٰ کی آزمائش چاہیں۔ بلکہ وہ اسی میں اپنی سرخروئی سمجھ لیتے ہیں۔ کہ بات کو سنتے ہی انکار کر دیں لیکن ظاہر ہے کہ صرف اس بات کے کہنے سے کہ "ہم نہیں مانتے" یا "ہم اسکو خلافِ عقل یا خلافِ قانونِ قدرت سمجھتے ہیں"۔ امرِ متنازعہ فیہ انفصال نہیں پاتا اور صداقت پسندوں کا یہ طریق ہرگز نہیں۔ ایک شخص کو ایک امر متنازعہ فیہ کے اس بات کیلئے میدان میں کھڑے دیکھ کر اور آواز پر آواز مارتے سن کر پھر اسکی طرف رخ نہ کریں اسے آزما کر نہ دیکھ لیں اور دور بیٹھے یونہی کہتے رہیں کہ اسکی یہ باتیں جھوٹ اور بے اثر ہیں۔ کیا یہ شیوہ کسی واقعی راست بانہ کا ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ دوسرا دروازہ معرفت الٰہی کا جو قرآن شریف میں نہایت وسیع طور پر کھلا ہوا ہے۔ دقائقِ علمیہ ہیں۔ جسکو بوجہ خارق عادت ہونے کے علمی اعجاز کہنا چاہیئے وہ علوم کئی قسم کے ہیں۔ اوّل علمِ معارفِ دین یعنی جس قدر معارفِ عالیہ دین اور اسکی پاک صداقتیں ہیں اور جس قدر نکات و لطائف علم الٰہی ہیں۔ جن کی اس دنیا میں تکمیل نفس کیلئے ضرورت ہے۔ ایسا ہی جس قدر نفسِ امارہ کی بیماریاں اور اسکے جذبات اور اسکی دوری یا دائمی آفات ہیں یا جو کچھ انکا علاج اور اصلاح کی تدبیریں ہیں۔ اور جس قدر تذکیہ و تصفیہ نفس کے طریق ہیں۔ اور جس قدر اخلاقِ فاضلہ کے انتہائی ظہور کی علامات و خواص و لوازم ہیں یہ سب کچھ باستیفائے تام فرقان مجید میں بھرا ہوا ہے اور کوئی شخص ایسی صداقت یا ایسا نکتہ الٰہیہ یا ایسا طریق حصولِ الی اللہ یا ایسا کوئی نادر یا پاک طور مجاہدہ پرستش الٰہی کا نکال نہیں سکتا جو اس پاک کلام میں درج نہ ہو دوسرے علم خواص روح و علم نفس ہے جو ایسے احاطہ تام سے اس کلام معجز نظام میں اندراج پایا ہے کہ جس سے غور کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ بجز قادرِ مطلق کے یہ کسی کا کام نہیں۔ تیسرے علم مبداء و معاد و دیگر امورِ غیبیہ جو عالم الغیب کے کلام کا ایک لازمی خاصہ ہے۔ جس سے دلوں کو تسلی و تشفی ملتی ہے اور غیب دانی خدائے قادرِ مطلق کی مشہودی طور پر ثابت و متحقق ہوتی ہے۔ یہ علم اس تفصیل اور کثرت سے قرآن شریف میں پایا جاتا ہے کہ دنیا میں کوئی دوسری کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پھر علاوہ اسکے قرآن شریف نے تائیدِ دین میں اور اور علوم سے بھی اعجازی طور پر خدمت لی ہے۔ اور منطق اور طبعی اور فلسفہ اور ہیئت اور علم نفس۔ اور طبابت اور علم ہندسہ اور علم بلاغت و فصاحت وغیرہ علوم کے وسائل سے علم دین کا سمجھانا اور ذہن نشین کرنا یا اسکا تفہیم درجہ بدرجہ آسان کر دینا یا اس پر کوئی برہان قائم کرنا یا اس سے کسی نادان کا اعتراض اٹھانا مدِّنظر رکھا ہے۔ غرض طفیلی طور پر یہ سب علوم خدمتِ دین کے لئے بطورِ خارق عادت قرآن شریف میں اس عجیب طرز سے بھرے ہوئے ہیں۔ جن سے ہر ایک درجے کا ذہن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور اگرچہ دلی جوش اس عاجز کا اس بات کیطرف دامنِ دل کھینچ رہا ہے کہ ان سب علوم میں سے دو۔ دو۔ تین تین دلائل علمی قرآن شریف میں درج ہیں نمونے کے طور پر اسجگہ لکھے جائیں اور کچھ براہین عقلیہ میں بھی جو اس پاک کلام میں اثباتِ اصولِ دین کے لئے اندراج پا گئے ہیں۔ تحریر ہوں لیکن چونکہ یہ سب بیانات طوالت طلب ہیں اور رسالہ ہٰذا بوجہ قلیل الحجم ہونے کے ان کی برداشت نہیں کر سکتا اور کتاب براہینِ احمدیہ خود ان سب باتوں کی متکفل ہے اس لئے خوفِ اطناب سے ترک کر دیا گیا۔

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵ حاشیہ)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

جھگڑے مٹائیں

احمدیت کی محبت، اخلاص اور تربیت جھگڑوں سے روکتی ہے۔ مگر لوگ معمولی معمولی بات پر جھگڑتے ہیں۔ عہدوں پر جھگڑ کر ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ سارا نقص اس وجہ سے ہے کہ احمدیت کی محبت دل میں نہیں۔ اگر احمدیت کی محبت ہوتی تو کچھ بھی ہو جاتا وہ اس کی پرواہ نہ کرتے یہ لوگ ہسپتالوں میں جاتے ہیں۔ عدالتوں میں جاتے ہیں۔ کہیں ان کو چپڑاسی تنگ کرتے ہیں کہیں انکو کمپاؤنڈر دق کرتے ہیں۔ یہ ان ساری ذلتوں کو برداشت کرتے ہیں اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ ہمارے عزیز کی جان یا ہماری عزت خطرے میں ہے۔ اگر دین حق کی جان اور دین حق کی عزت کی قدر ان کے دل میں ہوتی تو یہ ذرا ذرا سی بات پر کیوں جھگڑتے تو فرق یہی ہے کہ اپنے عزیز کی جان یا اپنی عزت ان کو زیادہ پیاری ہے۔ اس لئے کچہریوں یا ہسپتالوں میں۔ مجسٹریٹوں یا ڈاکٹروں کی جھڑکیاں کھاتے ہیں اور برداشت کرتے ہیں۔ ان سے گالیاں سنتے ہیں اور رہتے چلے جاتے ہیں۔ حضور ہمارے مائی باپ ہیں جو چاہے کر لیں۔ مگر خدا کے سلسلے اور خدا کے نظام میں معمولی بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ وہاں ہسپتالوں میں دائیاں اور نرسیں ان کو جھڑکتی ہیں۔ ڈاکٹر حقارت سے کہتا ہے۔ چلے جاؤ۔ تو یہ دروازے کے پاس جا کر چھپ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے اس کو ناراض کیا تو میرے عزیز کی جان خطرے میں پڑ جائے گی۔ لیکن ان کو احمدیت عزیز نہیں ہوتی۔ دین حق عزیز نہیں ہوتا۔ اس لئے سلسلے اور نظام کی خاطر ادنیٰ سا میرا کلمہ سننے کی تاب نہیں رکھتے۔

دوسری چیز محنت ہے اگر واقعہ میں احمدیت کی محبت ہوتی تو ضرور نوجوانوں کے اندر محنت کی بھی عادت ہوتی۔ مگر ان کے کاموں میں محنت اور باقاعدگی سے کام کرنے کی عادت بالکل نہیں۔ اور اگر کوئی کسی کو اچھی بات بھی کہہ دے تو وہ چڑ جاتا ہے کہ اس نے مجھے ایسی بات کیوں کہی پس میں پھر ایک دفعہ خدام کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ مشورہ کر کے میرے سامنے تجاویز پیش کریں۔ میں نے بھی اس پر غور کیا ہے اور بعض تجاویز میرے ذہن میں بھی ہیں لیکن میں پہلے جماعت کے سامنے اس بات کو پیش کرتا ہوں کہ وہ مشورہ دیں کہ آئندہ نسلوں میں قربانی اور محنت اور کام کو بروقت کرنے کی روح پیدا کرنے کے لئے ان کی کیا تجاویز ہیں مگر یہ شرط ہے کہ جو شخص تجویز پیش کرے وہ اپنی اولاد کو پہلے پیش کرے۔ بعض لوگ لکھنے کو تو لکھ دیتے ہیں۔ کہ اس طرح سلوک کیا جائے۔ اسطرح نوجوانوں پر سختی کی جائے۔ مگر جب خود ان کے بیٹوں کے ساتھ سختی کی جائے تو شور مچانے لگ جاتے ہیں تو جو شخص اپنی تجاویز لکھے وہ ساتھ ہی یہ بھی لکھے کہ میں اپنی اولاد کے متعلق سلسلے کو اختیار دیتا ہوں کہ وہ جو قانون بھی بنائیں میں اپنی اولاد کے ساتھ اس سلوک کو جائز سمجھوں گا۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ آپس میں مشورہ کر کے یہ بتائیں کہ نوجوانوں کے اندر محنت اور استقلال کے ساتھ کام کرنے کی عادت پیدا کرنے کے لئے ان کی کیا تجاویز ہیں۔ نوجوان کام کے موقعے پر ۱۰۰ فی صد فیل ہو جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ مشکل پیش آگئی۔ اس لئے کام نہیں ہو سکا۔ وہ ۹۰ فی صد بہانہ اور ۱۰ فی صد کام کرتے ہیں۔ یہ حالت خطرناک ہے۔ اس کو دیر تک برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ پس خدام مجھے بتائیں کہ نوجوانوں کے اندر محنت سے کام کرنے اور فرائض کو ادا کرنے میں ہر قسم کے بہانوں کو چھوڑنے کی عادت کس طرح پیدا کی جائے۔ مشورے کے بعد ان تجاویز پر غور کر کے پھر میں تجاویز کروں گا۔ اور جماعت کے نوجوانوں کو ان کا پابند بنایا جائے گا پہلے اسے اختیار کریں گے تاکہ یہ دیکھا جائے کہ کون سے ماں باپ ہیں جو اپنے بچوں کو سلسلے کی تعلیم دلانا اور ان کی تربیت کرانا چاہتے ہیں۔ اور جس وقت ہم اس میں کامیاب ہو جائیں گے اور ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا طریق درست ہے تو پھر دوسرا قدم ہم یہ اٹھائیں گے کہ اسے لازمی کر دیا جائے۔ بہرحال یہ کام ضروری ہے۔ اگر ہم نے یہ کام نہ کیا تو احمدیت کی مثال اس دریا کی ہوگی جو ریت کے میدان میں جا کر خشک ہو جائے۔ اور اس طرح بعض

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

ایتھوپیا کیلئے اسرائیلی امداد

مصر نے ایتھوپیا کو متنبہ کیا ہے کہ نیل کا راستہ بدلنے کی کوششوں سے باز آجائے دراصل ایتھوپیا اسرائیل کی خدمات حاصل کرکے کچھ ڈیم بنانا چاہتا ہے۔ مصر میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل تین ڈیم بنا رہا ہے تاکہ زراعت کے پروگراموں کو زیادہ بہتر کیا جاسکے۔ اور یہ سب کچھ وہ ایتھوپیا کیلئے کر رہا ہے۔ اس کے انجینئروں کو دیکھا گیا ہے کہ آبپا اور خلیج تانا جو نیلے نیل کے قریب ہیں کی زمین کا جائزہ لے رہے تھے۔ قاہرہ میں بتایا گیا ہے کہ ایتھوپیا کا ایک فوجی وفد گذشتہ ہفتے یروشلم آیا۔ مقصد ۱۵ - اسرائیل کے - ایف - آئی - آر ہوائی جہاز خریدنا تھا۔ ان ہوائی جہازوں کے علاوہ وہ دیگر فوجی اسلحہ بھی خریدنا چاہتے تھے۔ انہی ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ ایتھوپیا میں اسرائیلی فوجیوں کی تعداد حال ہی میں خاصی زیادہ ہوگئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مصر نے ادیس ابابا کو لیبیا کے ذریعے گذشتہ ہفتے یہ تنبیہہ جاری کی کہ وہ نیل کے ساتھ کسی قسم کی مداخلت برداشت نہیں کرے گا۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ مصر اور شام کے تعلقات کا بہتر ہونا تمام عرب ممالک میں اسرائیل کے ساتھ شدید مخالفت کا غماز ہے اور اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مصر کے اور بھی کئی مفادات اس معاہدے سے وابستہ ہیں۔ گذشتہ ماہ سوڈان کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل عمر البشیر نے اسرائیل پر الزام لگایا تھا کہ وہ ایتھوپیا جزائر میں باب المندب کے قریب فوجی اڈہ قائم کر رہا ہے۔ یہاں پر اسرائیلیوں کا موجود ہونا عرب ریاستوں کے لئے خاصا خطرناک ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل البشیر نے ایک پریس کانفرنس کو جو گذشتہ دسمبر میں ابوظہبی میں منعقد کی گئی تھی بتایا کہ اسرائیل کیوں اور کس طرح یہ اڈہ تعمیر کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اگرچہ انہوں نے اسکی زیادہ تفصیل بیان نہیں کی۔ نومبر کے مہینے میں خرطوم کے ایک اخبار نے یہ بات شائع کی کہ جب ایتھوپیا نے اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات استوار کئے تو اس نے ایتھوپیا کو فوجی اسلحہ دینے کا بھی معاہدہ کیا تھا اس معاہدے کے مطابق ادیس ابابا ۲۲ ہزار ایتھوپین یہودیوں کو اسرائیل جانے کی اجازت دے گا۔ اسکے بدلے اسرائیل اپنے فوجی تربیت یافتہ ماہرین کو ایتھوپیا میں بھیج کر وہاں پر اریٹیریا میں ہونے والی بغاوت کو فرو کرنے میں مدد دے گا۔ سوڈان نے اس بات کی بھی شکائت کی ہے کہ اسرائیل کے فوجی سوڈان پیپلز لبریشن آرمی کی بھی مدد کر رہے ہیں۔ جو خرطوم کی حکومت سے ۱۹۸۳ء سے برسرپیکار ہیں۔ ۲۰۰ کے قریب اسرائیلی فوجی اور تکنیکی ماہر ایتھوپیا کے دارالخلافہ ادیس ابابا میں موجود ہیں اور یہ لوگ ایتھوپیا کے افسروں کو فوجی تنصیبات کی مرمت کا کام سکھا رہے ہیں اس وقت سب سے زیادہ ایتھوپیا کے صدر مینجستو ہائیلے ماریم کی مدد ماسکو سے ہو رہی ہے۔ اگرچہ اب گذشتہ کچھ عرصے سے اس مدد کی رفتار کم ہوتی نظر آتی ہے گذشتہ ماہ سنڈے ٹائمز نے یہ خبر شائع کی کہ روسی فوجی مشیر دسمبر تک ایتھوپیا سے واپس چلے جائیں گے۔ ۱۹۷۳ء میں جب مشرقِ وسطیٰ میں جنگ چھڑی تو اسرائیل کے ساتھ جن ممالک نے تعلقات منقطع کر لئے تھے ان میں سے ایتھوپیا بھی ایک تھا۔ اب چھ ملکوں نے یہ تعلقات دوبارہ قائم کر لئے ہیں۔

بلغاریہ میں مسلمانوں کو آزادی مل گئی؟

کئی سالوں سے بلغاریہ میں ترک مسلمانوں کو اس بات پر مجبور کیا جا رہا تھا کہ وہ اپنے اسلامی نام بدلیں اور مقامی معاشرے میں گھل مل جانے کے لئے بلغارین نام بھی رکھیں اور ان کے رسم و رواج کی بھی پابندی کریں اس بات کا آغاز ٹوڈور ژفکو (جو کمیونسٹ پارٹی کا لیڈر تھا) ۱۹۸۴ء میں کیا تھا۔ جب ترکوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا تو اس نے مسلمانوں کے گاؤں کے گاؤں پر ٹینک چڑھا دئے۔ اور آہستہ آہستہ انہیں بلغاریہ سے نکالنے کی سکیمیں بنانی شروع کر دیں۔ بعض لوگوں نے بھوک ہڑتال کی تو اس نے یہ محسوس کیا کہ اب ان کا یہاں رہنا مناسب نہیں ہے۔ باوجودیکہ انگلستان سے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اس کے خلاف احتجاج کیا لیکن اس کا بلغاریہ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ۱۹۸۹ء کے سال کے درمیانی حصے میں ۳۰۰۰۰ ترکی مسلمان بلغاریہ سے ایک ہی دن میں ترکی پہنچے۔ آہستہ آہستہ اسطرح ترکی پہنچنے والوں کی تعداد ایک لاکھ تک چلی گئی۔ ۳۰ دسمبر کو حکومت نے یہ اعلان کیا ہے کہ مسلمانوں کو اپنی مرضی کے نام رکھنے اور اپنی مذہبی رسومات ادا کرنے کی پوری پوری اجازت ہوگی۔

یہ بات ٹوڈور ژفکو کے پارٹی لیڈرشپ سے ہٹائے جانے کے بعد کی جا سکی ہے۔ دراصل یہ تبدیلی ان تبدیلیوں کا ایک حصہ ہے جو مشرقی یوروپ میں رونما ہو رہی ہیں اور جن کے ذریعے بلغاریہ کے ڈکٹیٹر کا تختہ الٹا گیا ہے۔ اب ملک میں ۱۹۹۰ء میں نئے انتخابات ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان انتخابات میں مسلمان بھی حصہ لیں گے اور یہ حق انہیں ایک لمبے عرصے کے بعد دیا جا رہا ہے۔ وہ بلغاریہ میں چودھویں صدی سے رہ رہے ہیں۔ اور حقیقتاً بلغاریہ ان کا ایسا ہی ملک ہے جیسے ترکی میں رہنے والے مسلمانوں کا ترکی ملک ہے۔ انہیں یہیں رہنا چاہیئے اور یہاں کی تبدیلیوں میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ جو لوگ بلغاریہ چھوڑ کر ترکی چلے گئے ہیں وہ بھی واپس آجائیں گے۔

جونہی بلغاریہ کے ترکی باشندوں کو آزادی (یعنی مسلمان نام رکھنے اور اپنے رسوم و رواج پر عمل کرنے کی آزادی) دی گئی تو ملک کے ایک طبقہ نے شور مچانا شروع کر دیا اور مزاحمتی گروہوں نے مظاہرے شروع کر دئے۔ انہیں یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔ دو ہفتہ تک یہ مظاہرے ہوتے رہے لیکن آخر کار افہام و تفہیم سے معاملہ سلجھ گیا اور اب بلغاریہ کے مظاہرین اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں کہ ترکی نژاد بلغارین مسلمانوں کو جو حقوق دئے گئے ہیں وہ واپس نہ لئے جائیں۔

مشرقی جرمنی

مشرقی جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ مسٹر گریگور گزیس نے تخفیف اسلحہ کے بارے میں ایک دور رس منصوبہ پیش کیا ہے جس کے مطابق دونوں جرمن مملکتوں کو آئندہ سال تک اپنی مسلح افواج کی تعداد میں نصف کمی کر دینا چاہیئے۔ اور تمام جوہری اور کیمیاوی اسلحہ کو سرزمین جرمنی سے ہٹا دینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے تجویز کیا کہ اس صدی کے اواخر تک اتحادی افواج کو مکمل طور پر جرمنی سے واپس چلا جانا چاہیئے اور دونوں فوجی بلاکوں کو ختم کر دینا چاہیئے۔ نامہ نگاروں کا کہنا ہے کہ مسٹر گزیس کے اس منصوبے سے ان کی اصلاح شدہ کمیونسٹ پارٹی کی مہم میں آزادانہ انتخابات کی تیاری کے دوران اس کی امیج کو تقویت ملے گی۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر شیورناٹزے نے جو رومانیہ میں انقلاب کے بعد جس کا دورہ کرنے والے سب سے اعلیٰ غیر ملکی افسر ہیں۔ نئی حکومت کے رہنماؤں سے تقریباً ۳ گھنٹے تک بات چیت کی جس کے بعد مسٹر شیورناٹزے کے الفاظ نقل کرتے ہوئے کہا گیا کہ رومانیہ سے تعلقات کا انحصار بخارسٹ میں موجودہ کمیونسٹ حکومت کی بقا پر نہیں ہے۔ رائٹر خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق انہوں نے کہا کہ روس نے ہمیشہ ہی رومانیہ کے عوام کی خواہشات کو تسلیم کیا ہے۔ مسٹر شیورناٹزے نے ماسکو سے روانگی سے قبل اس امر کی تصدیق کی تھی کہ روس موسم سرما کے دوران رومانیہ کو امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ اسے سب سے زیادہ ضرورت گیس اور تیل کی ہے۔

لبنان کے دارالحکومت اور جنوبی علاقے میں لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ بیروت میں مسلمان نیم فوجی سپاہ اور عیسائی فوجی رہنما جنرل عون کی وفادار سپاہ کے درمیان جھڑپوں میں دو شہری ہلاک ہوئے اور جنوبی لبنان میں تنظیم آزادی فلسطین کے مزید چھاپہ ماروں نے متحارب شیعہ تنظیموں، ایران نواز حزب اللہ اور شام کی پشت پناہی میں قائم تنظیم "عمل" کے درمیان لڑائی رکوانے کی خاطر مورچے سنبھال لئے ہیں۔

• دہلی میں سری لنکا کے وزیر خارجہ مسٹر رنجن وجے رتنے اور بھارت کے سینئر وزراء کے درمیان دو روزہ بات چیت کے بعد ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ بھارت سری لنکا سے اپنی افواج کی واپسی کے عمل کو تیز تر کرنے پر تیار ہے۔ فی الوقت بھارت کا مقصد اس سال ۳۱ مارچ تک فوج کا انخلاء مکمل کرنا ہے۔ لیکن بھارتی حکام نے زور دیا کہ وقت مقررہ پر نظر ثانی کرنے پر آمادگی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ افواج کی تیز تر واپسی کا وعدہ کر لیا گیا ہے۔

• پاکستان میں گزشتہ بدھ سانگھی کے مقام پر ہونے والے ریل کے حادثے کی تحقیقات کرنے والی پولیس کا کہنا ہے کہ اس نے سگنل مین کو گرفتار کر لیا ہے اس حادثے میں ۳۰۰ سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے تھے۔

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

جلسہ سالانہ قادیان — ایک جھلک

ایک لمبے اور پرشوق انتظار کے بعد ــــ پاسپورٹ اور ویزا کی صبر آزما مشکلات اور رکاوٹوں سے گزرنے کے بعد خدا خدا کر کے صد سالہ جشن تشکر کے سال میں قادیان کے جلسہ سالانہ کی مبارک اور یادگار تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔

قیادت لاہور نے اس سفر کو آسان بنانے کے لئے بہت تگ و دو اور ہمت کی۔ قائد صاحب کی قیادت میں خدام ہر خدمت پر مستعد نظر آئے۔ لاہور ریلوے اسٹیشن پر امیگریشن اور کسٹم وغیرہ کے افسران نے بھی تعاون کیا۔ مگر ایک بہت ہی نمایاں بات یہ دیکھنے میں آئی کہ ہندوستانی سرحد کا پہلا سٹیشن اٹاری جو ایک بہت ہی چھوٹے سے قصبہ کا سٹیشن ہے اس پر کسی انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہونے کا گمان گذرتا تھا۔ بہترین پلیٹ فارم۔ بہت آرام دہ نشستیں بنک وغیرہ کا انتظام بھی موجود تھا۔

اٹاری سٹیشن پر قادیان کے رضاکار بسوں کی ایک کنوائے کے ساتھ موجود تھے۔ مگر یہاں پر خدائی فضلوں کی کثرت اور اندازے کی غلطی کی وجہ سے بسیں مسافروں کی تعداد سے کم نکلیں۔ پنجاب کے ہنگامی حالات میں بالعموم اور اندھیرا چھا جانے کے بعد لوگ کم ہی سڑکوں پر نکلتے ہیں۔ تاہم منتظمین نے بھاگ دوڑ کر کے کچھ انتظام کر لیا۔ کچھ راہ شوق کے مسافروں نے بوڑھے اور کمزور مسافروں اور مستورات کے لئے سیٹیں چھوڑ کر سفر کو ممکن بنا لیا اور ہم تقریباً آدھی رات کو مرکز شوق و عقیدت میں بخیریت پہنچ گئے۔ احمدیہ چوک میں حضرت مرزا وسیم احمد صاحب اور حضرت ملک صلاح الدین صاحب اپنے ساتھی درویشوں اور کارکنوں کے ساتھ افراد قافلہ کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھے۔ بچے اور عورتیں تک اپنے مہمانوں کے استقبال کے لئے موجود تھیں۔ اور یہ پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کہ آنے والے کوئی اٹھارہ انیس گھنٹے کا لمبا سفر کر کے آئے ہیں اور استقبال کرنے والے بھی آدھی رات تک انتظار کرتے رہے ہیں۔ دونوں طرف سے خلوص و محبت کے عجیب نظارے تھے جو آج کی ساری دنیا میں بہت کم دیکھنے کو ملتے ہیں۔

مینار ــــ ہاں وہی مشہور عالم سفید مینار ــــ نہایت دلکش روشنیوں سے بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے مکانات "الدار" اور بیوت الحمد بلکہ سارے محلہ میں ہی چراغاں کا اہتمام تھا۔ مگر اس ظاہری چکا چوند رونق اور گہما گہمی سے کہیں زیادہ دلی کیفیت اور جذبات کی حالت تھی۔ یوں لگتا تھا کہ کام رفتار اور وقت کے انداز سے بدل گئے ہیں۔ دعاؤں عبادات اور نوافل کی ایک دوڑ اور مسابقت شروع ہو گئی۔ ہر شخص اپنے ساتھی سے زیادہ دعاؤں کے مواقع اور مقامات کی تلاش میں محو و مستغرق ہو گیا۔ عورتیں مردانہ وار نیکی کے ہر کام میں آگے ہی آگے نظر آتی تھیں۔ الدار کے وہ حصے جہاں ایک فانی فی اللہ نے دعاؤں اور عبادات کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور پیار کے جلوے دیکھے تھے وہاں پر تو ہر وقت ہی ہجوم رہتا تھا۔ نظم و ضبط کے ساتھ باری باری ہر شخص زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی کوشش میں تھا۔ بیت الدعا۔ بیت الفکر۔ بیت الاقصیٰ میں ہر وقت نفل پڑھنے والے اور دعائیں کرنے والے اپنی باری کے انتظار میں رہتے تھے۔ بہشتی مقبرہ جس کی دیکھ بھال اور تزئین و صفائی اپنی مثال آپ ہے میں آسودہ ان خوش نصیب افراد کی قبروں پر دعا کے لئے سب زائرین شوق رغبت و عقیدت سے جا رہے تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف رکھی تھیں اور عملاً دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو اس طرح نبھایا تھا جس طرح کہ نبھانے کا حق تھا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت مولانا نورالدینؓ کے مزار پر حاضری اور دعا کی کیفیت ناقابل بیان ہے۔

اس سے پہلے بھی جب بھی قادیان جانے کی سعادت حاصل ہوتی تھی تو دوسرے بزرگوں اور اکابرین کے مزاروں پر جانے کے علاوہ حضرت ام طاہر کے مزار پر بھی ضرور دعا کی جاتی تھی مگر اس دفعہ وہاں جا کر دعا کرنے میں جو توجہ رقت اور خشوع حاصل ہوا وہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ وہاں جا کر "میاں طاہر" کے لئے دعائیں کیں اور پھر موجودہ امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کے عظیم مقاصد اور پیش آمدہ مشکلات اور رکاوٹوں اور زمانے کی حالت کو ذہن میں رکھ کر دعا و ابتہال کا خوب خوب موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

قادیان کے گلی کوچوں میں گھومتے ہوئے کئی دفعہ چشم تصور حضرت فضل عمر کو ان گلیوں میں آتے جاتے۔ بیت المبارک میں مجلس عرفان میں علم و معرفت کے موتی لٹاتے اور بیت الاقصیٰ میں اپنے خطبات میں پر اثر اور انقلاب انگیز رہنمائی کرتے دیکھتی اور کئی دفعہ تو یہ بھی لگتا کہ جس طرح لاؤڈ سپیکر اور بجلی کی روشنی کے بٹن دبائے جا رہے ہیں اور جس طرح بے شمار کیمروں کی کلک کلک ہو رہی ہے کسی بٹن کے دبانے سے حضرت فضل عمر کی شبیہہ مبارک اپنی دلربا شخصیت اور سحر انگیز گفتار کے ساتھ سامنے آجائے گی۔

جلسہ گاہ ناصر آباد یا دارالضعفاء کے وسیع میدان میں تیار کی گئی تھی۔ عورتوں کے لئے بہشتی مقبرہ کے متصل باغ میں انتظام تھا (جہاں کبھی عید کی نماز بھی ہوا کرتی تھی)۔ مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے بیت اقصیٰ میں مرد نماز ادا کرتے تھے اور مستورات کے لئے بیت المبارک مختص تھی اس طرح آمد و رفت میں آسانی ہو جاتی تھی اور نماز کے لئے زیادہ جگہ بھی میسر آجاتی تھی۔ مگر اس سارے انتظام کے باوجود وسیع مکانات، کی ضرورت ہر جگہ ہی محسوس ہوتی رہی۔ ہر نماز کے وقت منتظمین کو یہ تاکید کرنے کی ضرورت پڑتی تھی کہ سمٹ سمٹ کر پاس پاس کھڑے ہوں اور صفوں کے درمیانی وقفہ کو کم کر کے صفیں زیادہ بنا لی جائیں۔

جلسہ کی ایک اور بہت ہی نمایاں چیز یہ تھی کہ اکثر مقررین ہمارے وہ نوجوان علماء تھے جن کی تعلیم و تربیت کا آغاز تقسیم ہند کے بعد بدلے ہوئے حالات میں ہوا مگر ان نوجوان علماء کی تقاریر کا انداز اور معیار بہت ہی خوش کن اور قابل رشک تھا۔ ہمارے بزرگ استاد مولانا محمد شریف امینی صاحب کی جلسہ کے موقع پر کوئی تقریر تو نہ تھی مگر وہ اپنے وسیع تجربہ کے ساتھ جلسہ کے انتظامات کی نگرانی فرما رہے تھے۔ بہت ہی شفقت سے پیش آئے اور پیار و محبت سے "حال لیتے دیتے" رہے حضرت مرزا وسیم احمد صاحب جو ان تمام انتظامات کی روح رواں تھے اپنی پرکشش شخصیت اور وجاہت کے ساتھ ہر وقت مصروف ہی نظر آتے تھے ہندوستان کی جماعتوں کو آپ سے بہت محبت و عقیدت ہے اور وہ بھی اپنے عظیم دادا اور باپ کی بہت سی خوبیوں اور خصوصیات کے ساتھ ساتھ ہمارے پیارے امام کی کمال اطاعت سے اپنے منفرد و مخصوص رنگ میں جماعت ہندوستان کی قیادت کر رہے ہیں۔

کھانے وغیرہ کا انتظام تو روایتی طور پر بہت عمدہ تھا۔ نوجوان کارکن شدید سردی میں جب کہ آخری دن تو بارش بھی ہوتی رہی بہت ہشاش بشاش اپنے کاموں میں دن رات مصروف رہے۔ اور اس امر کا اندازہ لگانا آسان نہیں تھا کہ ہم لوگ جو بطور زائر اور مہمان وہاں گئے ہوئے تھے وہ اپنی اس سعادت پر زیادہ خوش ہیں یا وہ کارکن اور مہمان نواز جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ جلسہ گاہ میں پانی پلانے اور "الدار" کی گلیوں میں "ٹریفک" کے انتظام پر معمور بعض ایسے بچے بھی تھے جو بمشکل دس سال کی عمر کے ہوں گے۔ وہ بھی خوشی خوشی اپنے فرائض کی ادائیگی میں خاموشی مگر سلیقے کے ساتھ مصروف تھے۔ اس امر کا ذکر اس وجہ سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر عام سڑکوں پر ایسے منتظم کو کھڑا کر دیا جائے تو شاید وہ خود ہی بھیڑ میں گم ہو جائے۔ اور بعد میں اسے تلاش کرنا بھی مشکل ہو۔ مگر جماعت کا نظم و ضبط اور وقار و سلیقہ اس قسم کا تھا کہ ایک دس سالہ بچہ اپنی انگلی سے اشارہ کرتا تھا تو لوگ اس کے اشارہ کے مطابق رک جاتے یا چل پڑتے تھے۔

جیسا کہ مندرجہ بالا سطور سے ظاہر ہے کہ یہ کوئی رپورٹ یا مضمون نہیں ہے بلکہ بعض محسوسات ہیں جن کا بے ساختگی سے ذکر کرنے کی کوشش کی گئی ہے قادیان

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخصیات

مرزا ادیب

ڈاکٹر جمیل جالبی

ان دنوں ڈاکٹر جمیل جالبی مقتدرہ قومی زبان کے صدر نشین ہیں مقتدرہ قومی زبان کا بنیادی مقصد اردو کے تمام ممکنہ ذرائع وسائل سے کام لے کر عملاً پاکستان کی قومی زبان قرار دینا ہے قومی زبان کا نفاذ اس ادارے کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب کا منصبی فریضہ ہے واقعہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اس فریضے کو ہمیشہ اپنے لئے ایک نہایت اہم قومی فریضہ سمجھا ہے۔ جب ان کا تعلق انکم ٹیکس کے شعبے سے تھا۔ اس وقت بھی ان کی تحریری سرگرمیاں قومی ثقافت میں زبان کی اہمیت کو واضح کرتی تھیں اور جس زمانے میں وہ کراچی یونیورسٹی سے بطور وائس چانسلر کے وابستہ ہوئے انہوں نے اپنی تخلیقی صلاحیتیں قومی زبان کے فروغ کی کوششوں پر مرتکز کئے رکھیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی محقق ہیں نقاد ہیں مفکر ہیں ادبی مورخ ہیں دفتری امور چلانے کا بھی سلیقہ رکھتے ہیں۔ مگر جہاں تک میری اپنی ذاتی رائے کا تعلق ہے میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی ان ساری حیثیتوں کا معترف ہوں وہ بڑے اعلیٰ پائے کے مترجم بھی ہیں جافورستان، ارسطو سے ایلیٹ تک، ایلیٹ کے مضامین اسلامی جدیدیت میں انہوں نے ترجمے کے فن کو بڑی بلندی پر پہنچا دیا لیکن ان کا اصل تشخص یہ ہے کہ وہ ایک سچے دل درد مند رکھنے والے پاکستانی ہیں مجھے ان کی یہ خوبی باقی ساری خوبیوں میں سرفہرست نظر آتی ہے۔

ان کی تحریریں پڑھیں تو ان کے دل درد مند کی کسک اپنا احساس کئے بغیر نہیں رہتی یہ ان کے اسی دل درد مند کی پکار تھی کہ انہوں نے پاکستانی کلچر، ادب، کلچر اور مسائل اور حال ہی میں قومی زبان، یک جہتی نفاذ اور مسائل پر اپنی بھرپور توجہ صرف کی ہے اور یہ خیال افروز اور فکر انگیز کتابیں ہیں آخر الذکر کتاب میں ان کے نو خطبات اور بیس انٹرویو ہیں۔ اپنے خطبات میں انہوں نے قومی زبان کی اہمیت، قومی زبان اور ہمارا تہذیبی ورثہ اور قومی زبان کے بعض بڑے اہم پہلوؤں پر اظہار خیال کیا ہے اردو اور پاکستان ڈاکٹر صاحب کا پہلا خطبہ ہے اس کا آغاز ان سطروں سے ہوتا ہے

"اردو زبان دنیا کی بڑی زبانوں میں سے ایک اور بڑی زبان ہے یہ نہ صرف پاکستان کی بلکہ سارے برعظیم کی لینگو افرینکا ہے،، آگے چل کر لکھتے ہیں" مسلمانوں نے اس زبان کو معاشرتی لین دین کی سطح پر اپنا لیا اور اس میں اپنی اپنی زبانوں کے الفاظ اپنی تہذیب کی روح اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو شامل کر کے اسے وہ بنا دیا جو وہ آج ہے۔

اردو کی قومی اہمیت کے موضوع پر اپنی اس سوچ کا اظہار کرتے ہیں "اگر ہمیں صحیح معنی میں قوم بننا ہے تو عوام کو شریک کئے بغیر اور ان عناصر کو قومی سطح پر پھیلائے بغیر ہم قوم نہ ہی بن سکتے - اور ان عناصر میں اردو بھی شامل ہے اور ان خطبات کے مطالعے سے میں نے کچھ نتائج اخذ کئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنی پوری ذات اپنی تحریر میں جذب کر دیتے ہیں۔ جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ ان کے دل کی گہرائیوں سے نکلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کہیں کہیں واحد متکلم کا صیغہ بھی استعمال کر جاتے ہیں۔ یہ سطریں ملاحظہ فرمائیے " میں پاکستان کا ایک چھوٹا سا دانشور ہوں پاکستان میرا خواب ہے اور اپنی فکر کا چراغ میں پاکستان کی روح کے نور سے روشن کرتا ہوں اس لئے میں ہر چیز کو ہر بات کو زندگی کے ہر پہلو کو سارے پاکستان کے تناظر میں دیکھتا ہوں،،

اس میں قطعاً کسی قسم کی تعلی نہیں بلکہ وہ صعبیت ہے جو انسانی روح سے براہ راست مربوط ہوتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں واضح طور پر کہہ دیتے ہیں اپنے قاری یا سامع کو کسی الجھن میں مبتلا نہیں کرتے ان کا انداز بیان سیدھا سادھا ہوتا ہے۔ خواہ مخواہ علمی اصطلاحات سے اپنی تحریر کو عالمانہ اور فاضلانہ نہیں بناتے تیسری بات یہ ہے کہ ہر جگہ اختصار سے کام لیتے ہیں جس بات کو منطقی طور پر جہاں ختم ہو جانا چاہیئے وہیں ختم کر دیتے ہیں کتاب کا دوسرا حصہ ان کی گفتگو یعنی انٹرویوز پر مشتمل ہے یہ انٹرویو تعداد میں بیس ہیں۔ انٹرویو لینے والا لسانی مسائل، تہذیبی مسائل اور ادبی مسائل سے متعلق سوال کرتا ہے اور ڈاکٹر صاحب ہر سوال کا جواب اپنے خاص انداز میں دیتے ہیں جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک صاحب سوال کرتے ہیں نفاذ اردو میں رکاوٹ کیا ہے؟ ڈاکٹر صاحب کا جواب ہے رکاوٹ سوائے اس کے نظر نہیں آتی کہ چند لوگ ایسے ہیں جنہیں انگریزی کی مشق ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ انگریزی باقی رہے اور بہ حیثیت ایک کلاس کے ان کا تشخص بھی قائم رہے یہ جواب صحیح صورت حال کی عکاسی کرتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ایک صاحب فکر اور صاحب بصیرت شخص ہیں۔ اس کتاب کے خطبات اور انٹرویو ان کی ناقدانہ بصیرت پر دلالت کرتے ہیں ان میں ان کی تحریری گہری سوچ ملتی ہے میں ایک بار پھر کہوں گا کہ ان کی حقیقی پہچان وہ دردمندی ہے جو صحیح پاکستانیت کی مظہر ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء)

مکئی کی زیادہ پیداوار

خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مکئی ایک اہم کردار ادا کرتی ہے انسانی خوراک کے علاوہ یہ جانوروں مرغیوں کی خوراک کا اہم جزو ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اس کی پیداوار میں اضافہ کی طرف توجہ ضروری ہے۔ مکئی کی سال میں دو فصلیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ پہلی فصل موسم بہار میں کاشت کی جاتی ہے یعنی ماہ فروری مارچ میں۔ اور دوسری فصل ماہ جولائی اگست میں کاشت ہوتی ہے۔ اگر کاشتی عوامل کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔ اور نئی ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھایا جائے تو پیداوار میں معتدبہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ عالمی شہرت یافتہ امریکن کاشتکار نے ایک ایکڑ سے ۲۵۳ من مکئی کی پیداوار حاصل کر کے ریکارڈ قائم کیا ہے۔

احباب کی راہنمائی کیلئے چند ضروری امور درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) تیاری زمین: زمین کو گہرا ہل چلا کر اچھی طرح سے تیار کیا جائے کم از کم آٹھ۔ دس انچ گہرائی تک زمین نرم ہونی چاہیئے۔ تاکہ جڑیں خوراک کے اجزاء کو اچھی طرح جذب کر سکیں۔ زمین کو ہموار رکھا جائے تا پانی کا نقصان نہ ہو۔

(۲) قسم مکئی: بہتر پیداوار دینے والی اقسام کا انتخاب کیا جائے۔ ہائبرڈ مکئی کی اقسام دستیاب ہیں۔ محکمہ زراعت یا پایونیر۔ کارگل کمپنیوں سے بہتر اقسام کا بیج حاصل کریں۔ اوکاڑہ کے ایک زمیندار نے مطلع کیا ہے پایونیر ۳۱۶۵ قسم سے ۱۰۰ من فی ایکڑ پیداوار دیتی ہے۔ لہذا اس قسم کا بیج استعمال کیا جائے تا زیادہ سے زیادہ فائیدہ حاصل ہو۔

(۳) کھاد: کیمیاوی کھادوں کے ساتھ گوبر اور دیگر نامیاتی کھاد استعمال کی جائے۔ کیمیاوی کھاد حسب ذیل مقدار میں استعمال کریں۔

یوریا۔ پانچ بوری فی ایکڑ۔
سنگل سپر فاسفیٹ پانچ بوری فی ایکڑ
پوٹاشیم سلفیٹ
زنک سلفیٹ ۱۰ کلوگرام فی ایکڑ

ساری سنگل سپر فاسفیٹ۔ ۳ بوری یوریا۔ ۲ بوری پوٹاشیم سلفیٹ اور ۱۰ کلوگرام زنک بوقت کاشت باقی کھاد دو دفعہ دی جائے۔

۴۔ طریقہ کاشت: قطاروں میں کاشت بذریعہ ڈرل یا پور کی جائے۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ ۲۸ انچ سے ۳۰ انچ رکھا جائے۔ پودوں کی تعداد ۳۲۰۰۰ سے ۳۵۰۰۰ فی ایکڑ ہونی چاہیئے۔ اسقدر پودوں کی تعداد حاصل کرنے کیلئے ۱۰ سے ۱۲ کلوگرام فی ایکڑ بیج ڈالا جائے

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کا کالم

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے ربوہ کے پہلے جلسہ سالانہ (اپریل ۱۹۴۹ء) کے موقعہ پر جو افتتاحی خطاب فرمایا اس کا ایک اقتباس ۔

"میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم میں سے بعض عورتیں ایسی عورتیں ہیں جنہوں نے نہایت ہی اعلیٰ درجے کا نمونہ دکھایا ہے ۔ اگر وہ اَن پڑھ جاہل اور غریب عورتیں ایسا اچھا نمونہ دکھا سکتی ہیں تو آسودہ حال اور پڑھی لکھی عورتیں کیوں ایسا نمونہ نہیں دکھا سکتیں ۔ ایک جگہ رنگروٹ بھرتی کرنے کے لئے ہمارے آدمی گئے ۔ انہوں نے جلسہ کیا اور تحریک کی کہ پاکستانی فوج میں شامل ہونے کیلئے لوگ اپنا نام لکھوائیں ۔ جن قوموں میں لڑائی کی عادت نہیں ہوتی اس کے افراد ایسے موقعے پر عموماً اپنا نام لکھوانے سے ہچکچاتے ہیں ۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی ایسا ہی ہوا ۔ تحریک کی گئی کہ لوگ اپنے نام لکھوائیں مگر چاروں طرف خاموشی طاری رہی ۔ اور کوئی شخص اپنا نام لکھوانے کے لئے نہ اٹھا ۔ تب ایک بیوہ عورت جس کا ایک ہی بیٹا تھا اور جو پڑھی ہوئی بھی نہیں تھی ۔ اس نے جب دیکھا کہ بار بار احمدی (مربی) نے کھڑے ہو کر تحریک کی ہے ۔ کہ لوگ اپنے نام لکھوائیں مگر ہچکچانے کی وجہ سے آگے نہیں بڑھتے ۔ تو وہ عورتوں کی جگہ سے کھڑی ہوئی اور اس نے اپنے لڑکے کو آواز دے کر کہا ۔ او فلانے ۔ تو بولتا کیوں نہیں ۔ تُو نے سُنا نہیں کہ (امام جماعت) کی طرف سے تمہیں جنگ کے لئے بلایا جا رہا ہے ۔ اس پر وہ فوراً اٹھا ۔ اور اس نے اپنا نام جنگ پر جانے کے لئے پیش کر دیا ۔ تب اس کو دیکھ کر اور لوگوں کے دلوں میں بھی جوش پیدا ہوا ۔ اور انہوں نے بھی اپنے نام لکھوانے شروع کر دیئے ۔ وہ عورت زمیندار طبقہ میں سے نہیں تھی ۔ بلکہ غیر زمیندار طبقے سے تعلق رکھتی ہے ۔ جس کے متعلق زمیندار بڑی حقارت سے یہ کہا کرتے ہیں کہ وہ لڑنا نہیں جانتے ۔ لیکن اس نے غیر زمیندار ہو کر اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا اور ایسی حالت میں محسوس کیا جبکہ وہ بیوہ تھی اور اس کا صرف ایک ہی بیٹا تھا ۔ اور آئندہ اسے کوئی بیٹا ہونے کی امید نہیں تھی ۔ اس نے کہا کہ جب خدا اور دین کے نام پر ایک آواز اٹھائی جا رہی ہے تب میرا کوئی بیٹا رہے یا نہ رہے ۔ مجھے اس آواز کا جواب دینا چاہیئے ۔ شدید جذبات مقابل میں ویسے ہی جذبات پیدا کر دیا کرتے ہیں ۔ جب اس نے یہ بات کہی تو کئی بزدل جو اپنے آپ کو پہلے بچا رہے تھے انہوں نے بھی اپنے ارادوں کو پیش کرنا شروع کر دیا ۔"

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۶۵ :- میں عبدالمجید ولد محمد عبداللہ صاحب قوم ہاشمی پیشہ فارغ عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن نوکھر P.O خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹/۷/۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) ۱۲ کنال زمین زرعی مالیت -/۶۰۰۰۰ روپے (۲) مکان پختہ مالیت -/۴۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت خرچہ از پسران مل رہے ہیں اور مبلغ -/۱۷۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ عبدالمجید ہاشمی صدر جماعت احمدیہ نوکھر ۔ گواہ شد نمبر۱ ۔ ناصر احمد ۔ وصیت نمبر ۲۳۵۱۰ ۔ گواہ شد نمبر۲ ۔ کرم الٰہی وصیت نمبر ۷۹۹۰ ۔

مسل نمبر ۲۷۲۸۹ :- محمد احسن خان ولد خدا بخش خان صاحب قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال بیعت ۸۷/۱/۹ ساکن مکان 16-F/1739 محلہ کٹڑی جمندان خونی برج ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹/۶/۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) دو منزلہ مکان بر قبہ ۴ مرلہ مالیتی ایک لاکھ پچاس ہزار روپے (۲) سرمایہ کاروبار بیس ہزار روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۶۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ محمد احسن خان دکان احسن لیدر سٹور تغلق روڈ ملتان ۔ گواہ شد نمبر۱ محمد ارشاد خان ایڈووکیٹ برادر موصی گواہ شد نمبر۲ ۔ محمد صدیق خان ولد محمد حسن خان محلہ کٹڑی جمندان ملتان شہر ۔

بقیہ :- جلسہ سالانہ قادیان

سے محبت و عقیدت رکھنے والوں کے لئے شاید اس میں کوئی دلچسپی کی بات ہو ۔ حرف آخر کے طور پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابی المکرم عبدالرحیم صاحب دیانت ان خوش قسمت افراد میں سے تھے جنہیں درویش کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ خاکسار ۱۹۷۹ء میں زمبیا جا رہا تھا تو وہ اس وقت امرتسر کے ایک ہسپتال میں اس مرض سے صاحب فراش تھے جو ہماری اور ان کی ہمیشہ کی جدائی کا باعث بن گئی ۔ جانے سے پہلے ملاقات کی خواہش میں پاسپورٹ اور ویزا کی دقت کے علاوہ یہ مشکل بھی تھی کہ اگر میں ان سے ملنے کے لئے ہندوستان جاؤں تو پھر دو سال تک بنک کی طرف سے کسی دوسرے ملک کے سفر کی اجازت ملنی مشکل ہو گی اور اس طرح حسب پروگرام زمبیا جانے میں روک ہو جائے گی ۔ تاہم کسی نہ کسی طرح ملاقات کی صورت ہو گئی ۔ وہ مجھے دیکھ کر طبعی طور پر بہت خوش ہوئے ۔ دُعائیں دیں ۔ بعض دعائیں کرنے کی تلقین کی اور یہی میری ان سے آخری ملاقات تھی ۔ ان کی وفات کی اطلاع مجھے اسی طرح پردیس میں ملی جس طرح چند سال قبل والدہ محترمہ کی وفات کی اطلاع کینیا میں ملی تھی ۔

میں پورے وثوق اور یقین سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرے بزرگ والدین کی سب سے بڑی خواہش اور سب سے زیادہ خوشی اس بات میں تھی کہ ان کی اولاد کو دین کی خدمت کی توفیق ملے ۔ اللہ تعالیٰ اس گناہ گار کو اور میرے بھائی بہنوں اور اولاد کو ان کی خواہش پورا کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قبول خدمات کی توفیق بخشے ۔

درخواستِ دُعا

مکرم عبدالرحیم صاحب یونس کو پچھلے سال چوٹیں آئی تھیں ۔ ابھی تکلیف چل رہی ہے
مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد بعارضہ قلب بیمار ہیں ۔
احباب ان کے لئے دُعا کریں ۔

اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول صرف دو ہی ہیں ۔ اوّل حق اللہ کو بجا آوری میں کمی یا کوتاہی دوم حق العباد کا خیال نہ کرنا

پائلز کیپ / PILES CAP
خونی و بادی بواسیر کا شافی علاج
سالہا سال کی آزمودہ مجرب اور تیر بہدف دوا ۔ جسکے استعمال سے خداتعالیٰ کے فضل سے مکمل شفا ہو جاتی ہے
قیمت ۱۵ یوم کورس -/۴۰ روپے علاوہ محصول ڈاک
تیار کردہ احمدیہ یونانی دواخانہ رحمت بازار ۔ ربوہ
زیر سرپرستی حکیم حسن احمد فاروقی رجسٹرڈ طبیب درجہ اوّل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

ربوہ کے خریداران الفضل جو ماہانہ بل ادا کرتے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ مہینہ شروع ہوتے ہی ۴، ۵، تاریخ تک بل ادا فرما دیا کریں نیز درخواست ہے کہ بغیر رسید کے بل کی ادائیگی بالکل نہ کریں۔ رابطہ احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ سے کریں۔

(ایجنٹ روزنامہ الفضل لوکل ربوہ)

بقیہ: کام کی باتیں

بڑے بڑے دریا صحراؤں میں جاکر اپنا پانی خشک کر دیتے ہیں۔ پانی تو ان میں اسی طرح آتا ہے۔ مگر صحرا میں جاکر خشک ہو جاتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی نالیاں پہاڑیوں میں سے گزرتی ہوئی میلوں میل تک چلی جاتی ہیں۔ مگر بڑے بڑے دریا ریت کے میدانوں میں جاکر خشک ہو جاتے ہیں۔ پس یہ مت خیال کرو کہ تمہارے اندر معرفت کا دریا بہہ رہا ہے۔ اگر تم میں سستی کم محنتی اور غفلت کا صحرا پیدا ہو گیا تو یہ دریا اس کے اندر خشک ہو کر رہ جائے گا۔ چھوٹی چھوٹی ندیاں مبارک ہوں گی جو پہاڑیوں کی وادیوں میں گذر کر میلوں تک چلتی چلی جاتی ہیں۔ مگر تمہارا دریا نہ تمہارے لئے مفید ہو گا۔ اور نہ دنیا کے لئے مفید ہو گا۔ پس یہ آفت اور مصیبت ہے جس کو ٹلانا ضروری ہے۔ اس آفت کو دور کرنے کے لئے میں پہلے جماعت کے دوستوں سے فرداً فرداً اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ سے بحیثیت جماعت مشورہ چاہتا ہوں۔ انصار اللہ سے اس لئے کہ وہ باپ ہیں اور خدام الاحمدیہ سے بحیثیت نوجوانوں کی جماعت ہونے کے کہ ان پر ہی اس سکیم کا اثر پڑنے والا ہے۔ اور ہر فرد سے جس کے ذہن میں کوئی نئی یا مفید تجویز ہو پوچھتا ہوں کہ وہ مجھے مشورہ دیں پھر میں ان سب پر غور کر کے فیصلہ کروں گا کہ آئندہ نسل کی اصلاح کے لئے ہمیں کونسا قدم اٹھانا چاہیئے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت فضل عمر
۴ رمئی ۱۹۴۵ء

بقیہ: شذرات

اور یہ سگنل مین ان تین اشخاص میں سے ایک ہے جو اس حادثے کے سلسلے میں پوچھ گچھ کیلئے مطلوب ہیں۔ یہ حادثہ ملتان سے کراچی جانے والی ریل گاڑی کو اسوقت پیش آیا جب اسے شہر سکھر کے نزدیک واقع سانگھی سٹیشن تک پہنچتے وقت غلط پٹڑی پر ڈال دیا گیا تھا۔

● آسٹریلیا کے ایلچی مسٹر سرمائیکل کو سٹیلو نے ہنوئی میں ویت نام کے وزیر خارجہ مسٹر نیوین کو تھاک سے کمبوڈیا سے متعلق آسٹریلیا کے پیش کردہ امن منصوبے کے بارے میں بات چیت کی۔ آسٹریلیا نے تجویز کیا ہے کہ کمبوڈیا میں آزادانہ انتخابات ہونے تک ویتنام کی پشت پناہی میں قائم حکومت کی جگہ اقوام متحدہ کے تحت ایک عبوری انتظامیہ قائم کی جائے اطلاع کے مطابق امریکہ نے وضاحت کی ہے کہ کمبوڈیا کے مسئلے پر غور کرنے کیلئے سلامتی کونسل کا ایک اجلاس طلب کیا جائے۔

بقیہ: مکئی کی زیادہ پیداوار

(۵)۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی نہایت ضروری ہے۔ قطاروں کے درمیان ہل۔ ترپھالی وغیرہ سے گوڈی کرنی آسان ہے۔

(۶) کیڑوں وغیرہ سے فصل کو مناسب دوائی کے استعمال سے محفوظ رکھا جائے امید ہے کہ کاشتکار احباب پوری توجہ سے مکئی کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کی سعی کریں گے۔ اللہ تبارک تعالیٰ اُن کی کوششوں کو بار آور فرمائے۔

(مرسلہ نظارت زراعت)

خبریں

ملکی خبریں

○ صدر اور وزیر اعظم کے مابین گذشتہ دنوں ایک طویل ملاقات ہوئی یہ ملاقات ایوان صدر میں ہوئی اس میں صدر اور وزیر اعظم کے درمیان متنازعہ امور اور امریکہ کے نائب وزیر خارجہ کے دورے پر بات چیت ہوئی

○ اسلحہ کی خریداری کے ایک بہت بڑے فراڈ کا انکشاف ہوا ہے۔ خیبر پاس نامی اس خفیہ بوگس کنٹریکٹ کی تحقیقات کیلئے ہزاروں فائلوں کی چھان بین شروع کر دی گئی ہے۔ فراڈ کا یہ سلسلہ ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۶ء تک کے عرصے پر ممتد ہے۔

○ امریکی وزیر خارجہ مسٹر رابرٹ کمٹ نے صدر اور وزیر اعظم سے ملاقات کے دوران مسئلہ افغانستان جلد تر حل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ امریکہ نے مجاہدین کی ایک نئی گرینڈ کونسل کے قیام کی تجویز پیش کر دی ہے جو وسیع البنیاد حکومت کیلئے کام کر سکے۔

○ پنجاب میں ٹرانسپورٹ کے کرائے اس ماہ بڑھانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

وفاقی وزیر احمد سعید اعوان نے کہا ہے کہ اگر اپوزیشن نے مڈٹرم الیکشن کی خواہش کی تو ہم اس سے انکار نہیں کریں گے انہوں نے اعلان کیا کہ اخبارات کو درپیش مسائل کا جائزہ لینے کیلئے اعلیٰ سطحی پریس کمیشن قائم کیا جائے گا۔

○ پیپلز ورکس پروگرام میں پنجاب اور وفاق کے تعاون کے بارے میں اصولی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ تفاصیل سیکرٹریان کی میٹنگ میں طے ہوں گی۔

○ مجوزہ پنجاب ٹی وی سیٹلائٹ کے ذریعے پروگرام دکھایا کرے گا۔ اس بارے میں غیر ملکی کمپنیوں سے بات چیت ہو رہی ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ سوویت جمہوریہ آذربائیجان میں صورتحال بدستور کشیدہ ہے۔ سوویت حکومت کیطرف سے پولیس کے گیارہ ہزار جوانوں کے دستے بھیجنے کے باوجود جمہوریہ کے دارالحکومت باکو اور نگورنو کاراباخ میں فسادات جاری ہیں۔ ۷۰ افراد ہلاک ہونے کی خبریں ملی ہیں۔ ان مسلح دستوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے دفاع میں گولی چلا سکتے ہیں۔ ماسکو سے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ تشدد میں اضافے اور سرکاری اسلحہ خانوں پر حملوں کے بعد صورتحال ناقابل برداشت ہو گئی تھی۔ اس لئے یہ حکم جاری کیا گیا ہے۔ حال ہی میں ۴۰ ہزار آرمینیائی باشندے آذربائیجان سے نکل گئے ہیں۔ آرمینیائی کے لیڈروں نے الزام لگایا ہے کہ حکومت نگورنو کاراباخ کا مسئلہ حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔

○ سوویت پارلیمنٹ کے ایک رکن نے کہا ہے کہ ملک کی بعض ریاستوں کے درمیان شدید اختلافات کی وجہ سے سوویت یونین کا مختلف حصوں میں بٹ جانا ناگزیر ہو گیا ہے۔ انہوں نے وی آنا میں ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کمیونسٹ پارٹی اصلاحات پسند اور قدامت پسند دو گروہوں میں بٹ جائے گی۔

○ سوویت بلاک میں آزادی اور جمہوریت کی لہر اب روس اور چین کے درمیان واقع ریاست منگولیا تک پہنچ گئی ہے۔

منگولیا کے دارالحکومت تولنباتور کے مرکزی چوک لینن سکوائر میں ہزاروں افراد نے پرامن مظاہرہ کیا جسکا اہتمام منگولین ڈیموکریٹک یونین نے کیا تھا۔ مختلف مقررین نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ سٹالن کی یادگاریں ختم کی جائیں

● نرینہ اولاد سے محروم
● بے اولاد ● اٹھرا
● سوکھا
● گرمی ● گیس
کا علاج کرنے والے

حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی ملتان

ہر ماہ کی ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
حکیم عبدالحمید اعوان
مطب میں حاضر ہوتے ہیں